Al-Qawārīr - Vol: 04, Issue: 03,
April – June 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

سماجی معیارات کی بہتری میں خواتین کا کردار : ماضی کی روایات کا جائزہ اور عصر حاضر

Role of Women in Improvement of Social Standards: Review of Past Traditions and Contemporary World

Nasira Sharif
Assistant Professor of Islamiat,
Rawalpindi Women's University, Rawalpindi
Ph.D. Scholar, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Version of Record
Received: 11-April-23 **Accepted**: 02-May-23
Online/Print: 20- Jun -2023

ABSTRACT

Allah Ta'ala sent man as the best of creations in the universe. Both men and women are distinguished by this honor. Allah Ta'ala appointed this great creature as his vicegerent and also specified some responsibilities. Both have their own scope. Therefore, women are in no way different or less than men in the importance of their existence. The social system of Islam has exalted both men and women with the freedom to connect with the demands of the changing times and adapt themselves to it. In the present era, women are almost half of the total population, in this way, women play a significant role in the development and reform of the society. They, especially in the Muslim society, are involved in various professions along with household responsibilities. If these women are prepared in a proper way, they can play their social role in a more stable way. The Prophet (peace be upon him) also made it mandatory to keep women strong, that's why women in every period of the entire Islamic dark are in social development. She is seen playing her role well. If women's talents are to be utilized even today, their professional life should be improved through education and training, they should be provided with equal opportunities to participate in social activities, with their skills and experience. They have to be taken advantage of, they have to be included in the mainstream. Thus, women will be able to work for their society and the effects of this work will be seen in the form of the development of the entire society. This change will be possible only when the Muslim society will change in thinking, thought and action. In this regard, direct guidance can be taken from the Qur'an and the Prophet's Sunnah.

Keywords: *Past traditions ,vicegerent, exalted*

تمہید

اللہ تعالی نے انسان کو کائنات میں اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا۔ مرد اور عورت دونوں اس شرف سے ممتاز ہوئے۔ مرد اگر انسانیت کے ایک حصہ کی ترجمانی کرتا ہے تو دوسرے حصہ کی ترجمانی عورت کرتی ہے عورت کو نظر انداز کر کے جو بھی پروگرام بنایا جائے گا وہ ناقص اور ادھورا ہوگا لہذا اللہ تعالیٰ نے اس انسان نامی عظیم مخلوق کو اپنا نائب مقرر کیا، تو کچھ ذمہ داریاں بھی تفویض کی دونوں کا اپنا اپنا دائرہ کار ہے اس لیے عورت اپنے وجود کی اہمیت میں کسی طرح بھی مردوں سے مختلف یا کم نہیں ہیں۔ اسلام کے معاشرتی نظام نے بدلتے وقت کے تقاضوں سے جڑنے اور اس سے خود کو ہم آہنگ کرنے کی آزادی سے مرد و عورت دونوں کو سرفراز کیا ہے۔ موجودہ دور میں خواتین کل آبادی کا قریباً نصف ہیں اس طرح سے خواتین کا معاشرے کی ترقی و اصلاح میں نمایاں کردار بنتا ہے۔ وہ، بالخصوص مسلم معاشرے میں گھریلو ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف طرح کے پیشوں سے بھی وابستہ ہیں۔ انہی خواتین کو اگر مناسب انداز میں تیار کر دیا جائے تو یہ زیادہ مستحکم انداز میں اپنا سماجی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے بھی خواتین کو مضبوط رکھنے کو لازمی قرار دیا اسی لیے پوری اسلامی تاریک کے ہر دور میں خواتین معاشرتی ترقی میں اپنا کردار احسن انداز میں ادا کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اگر آج بھی عورت کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا ہے تو ان کی تعلیم اور تربیت سے اُن کی پیشہ وارانہ زندگی کو بہتر بنانا ہوگا، اُن کو معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مساوی مواقع فراہم کرنا ہوں گے، اُن کی صلاحیتوں اور تجربے سے فائدہ اُٹھانا ہوگا، اُن کو مرکزی دھارے میں شامل کرنا ہوگا۔ یوں خواتین اپنے معاشرے کے لیے کام کر سکیں گی اور اس محنت کے اثرات پورے معاشرے کی ترقی کی شکل میں نظر آئیں گے۔ یہ تبدیلی تبھی ممکن ہوگی جب مسلم معاشرے کی سوچ، فکر اور عمل میں تبدیلی آئے گی۔ اس ضمن میں قرآن و سنت نبوی ﷺ سے براہ راست راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

کسی معاشرے کی تہذیب، اس کی اقدار وروایات اور اس کی ہیئت عموماً عورت کے ہاتھوں تشکیل پاتی ہے۔ عورت میں قدرتی طور پر انتظامی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کا معاشرے کی ترقی میں کردار کلیدی اور مثالی رہا ہے۔ عورت نے ہر دور میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ معاشرے میں عورت کو ذمہ داریاں دینے سے پہلے اس کی عملی تربیت ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کو اچھے انداز میں نبھا سکے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:﴿وَلَهُنَّ مِثۡلُ ٱلَّذِي عَلَيۡهِنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِۚ﴾[1](اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر۔)اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حقوق و فرائض کے ذریعے اسلامی معاشرے کے کردار کا تعین کر دیا ہے لہذا حقوق و فرائض کا فلسفہ سمجھے بغیر نہ تو مرد اور نہ ہی عورت کے کردار کو متعین کیا جا سکتا ہے۔

سماجی معیارات اور ان کی اہمیت

ہر معاشرے میں امن و سکون سے رہنے کے لیے کچھ اُصول و قواعد ہوتے ہیں جو معاشرے کو یکجا رکھتے ہیں، ضروری نہیں یہ تحریری شکل میں موجود ہوں۔ یہ نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں، انہی اصولوں کو سماجی معیارات کہا جاتا ہے۔ سماجی معیارات کی ترقی سے براہ راست معاشرے کی ترقی منسلک ہوتی ہے۔

سماجی معیار کی منظم تعریف یوں ہے:

Norms are collective expectations about proper behavior for a given identity.[2]
Social norms are shared standards of acceptable behavior by groups.[3]

سماج کا تعلق زندگی کے ہر پہلو کے ساتھ ہے مثلاً معاشرتی اقدار کا خیال رکھنا، مثبت تعلقات استوار کرنا، حقوق فرائض کی ادائیگی، مختلف رسومات کا ادا کرنا، سیاست میں درست دخل اندازی، معیشت کے درست ضابطے مقرر کرنا وغیرہ۔ ان سب کی بہتری میں جب معاشرے کے تمام طبقات اپنا کردار ادا کریں گے تو معاشرے میں ایک نظم نظر آئے گا اور معاشرہ بطور ایک ادارہ پھل پھول سکے گا۔

اس سماجی معیار کی ترقی میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا نظر آنا بھی بے حد ضروری ہے۔ مسلم معاشرے میں اس کے کردار کے حوالے سے کئی طبقات پائے جاتے ہیں ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ وہ صرف گھر کی سرگرمیوں تک محدود رہے، یہ خالصاً مذہبی طبقہ ہے، دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ اس کو ہر صورت باہر نکل کر مردانہ وار اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیے۔ اس رائے میں بھی پہلی کی طرح شدت پائی جاتی ہے اور اس کی صنفی تخلیقی صلاحیتوں کا لحاظ نہیں کیا جاتا، یہ بھی اس کے ساتھ زیادتی ہے۔ مناسب اور معتدل رائے یہ ہے کہ عورت کو گھر کے ساتھ ساتھ باہر کی ذمہ داریاں بھی دی جائیں لیکن اس میں اسکی استعداد اور ضرورت کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے تاکہ اس کا خاندانی نظام متاثر نہ ہو۔

> "ہمارے ہاں عمومی طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت صرف گھر تک ہی محدود ہے اور سماج کے باقی اداروں سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کیا جب اسلام مرد کو باہر کی ذمہ داریاں دیتا ہے

تو کیا گھر سے اس کو لا تعلق کر دیتا ہے؟ در حقیقت جب کوئی معاشرہ فرد کو کسی اجتماعی شعبہ سے وابستہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ دوسرے تمام اداروں سے اپنا ناطہ توڑ لے بلکہ اس کا منشاء صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیشتر صلاحیتیں اس پر صرف کرے۔۔۔ چنانچہ اسلام نے بھی عورت کو خاندان سے متعلق تو ضرور کیا ہے مگر اس کی فکر و عمل کی دنیا کو اسی ادارے کے اندر تک محصور نہیں کیا بلکہ وہ اس کو اس قابل بھی بناتا ہے کہ وہ معاشرے میں کامیاب و بامراد زندگی گزار سکے۔"[4]

ماضی میں سماجی معیارات کی بہتری میں خواتین کا کردار

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی خواتین نے معاشرے اور سماج کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔ مثلاً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا معاشرے کی بہتری اور فلاح کے لیے اپنا کاروبار میں لگایا وہی مال آگے چل کر اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام آیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت سیدہ ہالہ رضی اللہ عنہا چمڑے کی تجارت مکی دور میں کیا کرتی تھیں ابو جہل کی ماں اسماء عطر فروشی کا کام کرتی تھی۔ اسطرح امہات المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا دستکاری کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف دین قرار دیا۔ بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہا سے علم حاصل کرنے آتے، آپ اپنے دور کی ماہر قرآن، حدیث، فقہ، ادب، تاریخ اور ماہر طب تھیں، آپ علم میں سند کا درجہ رکھتی تھیں۔ اسی طرح اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، اُم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا، خنساء رضی اللہ عنہا، ام فضل رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت عباس رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، بھی قراءت، علم النجوم، شعر و ادب، حدیث وغیرہ بھی ماہرین میں شمار ہوتی ہیں۔[5]

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا نتیجہ تھا اور مسلمان عورتوں کے دین کی لگن تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مختلف ریاستی معالات میں خواتین سے مشاورت کی۔ ایک مرتبہ دور خلافت میں جب آپ نے مہر چار سو درہم مقرر کرنا چاہا تو ایک بہادر عورت نے اس پر اعتراض اٹھایا اور کہا: جب اللہ تعالیٰ نے اس کی حد مقرر نہیں کی تو آپ کون ہوتے ہیں؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے اشد فی الدین جیسی شخصیت بھی حضرت شفاء رضی اللہ عنہا بنت عدویہ کو بازار کا نگران مقرر کیا تھا۔ وہ Accountability court اور Market Administration کی ذمہ دار تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے کو پسند کرتے اور دوسروں پر فضیلت دیتے۔[6]

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی ذہانت اور فیصلوں پر لوگ داد دیے بناء نہیں رہ سکتے۔

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا میدان جنگ میں صحابہ کرام کو نصیحتیں فرمایا کرتیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اتنا شعور تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائیں۔

نبی کریم ﷺ نے سماج کی بہتری کے لیے عورت کو حق رائے دہی بھی دلایا۔ جبکہ مغرب میں یہ حق عورت کو اکیسویں صدی سے پہلے ملتا نظر نہیں آتا۔[7] حضور ﷺ نے ریاست مدینہ کے قیام کے ساتھ ہی اپنی سنت مبارکہ سے عورت کے حق رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی یہی سلسلہ صحابہ کرام کے دور میں بھی جاری رہا۔ نبی کریم ﷺ جس طرح مردوں سے بیعت لیتے اسی طرح عورتوں سے بھی لیتے۔

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[8]

اسی طرح سیاسی معاملات میں مشورے کی اعلیٰ مثال صلح حدیبیہ کے موقع کی بھی موجود ہے جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مشورے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غم سے باہر نکالا اور انہیں احرام کھولنے اور قربانی کرنے کے لیے تیار کیا۔ آپ ﷺ کا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرنا صائبۃ الرائے خواتین سے مشاورت کا اصول بیان کرتا ہے۔

"بعض خواتین دفاعی اور جنگی خدمات کے ذریعے سماجی ترقی میں حصہ ڈالتی تھیں مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا، صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبد المطلب، ام عطیہ انصاری رضی اللہ عنہا، ام سلیم رضی اللہ عنہا، اسماء بنت عمرو رضی اللہ عنہا وغیرہ۔"[9]

عصر حاضر میں سماج کی ترقی میں عورت کا کردار اور مطلوبہ صلاحیتیں

اسلام نے عورت اور مرد کے دائرہ کار کو الگ الگ ضرور رکھا ہے تاہم ان میں ایک مناسبت اور تعلق بھی قائم کیا ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک کو اس کے دائرہ کار میں ذمہ داریاں سونپتے ہوئے راعی بنادیا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ﴾[10]

(تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی راعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔)

نبی کرم ﷺ نے خواتین کو خانگی اور معاشرتی سطح پر ان کا صحیح مقام دلایا اگر عورت کو اسکا صحیح مقام و مرتبہ نہ دیا جائے تو نہ صرف خود وہ اپنی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ نہیں کرپاتی بلکہ پورا معاشرہ ان کی قابلیت وصلاحیت سے محروم رہ جاتا ہے۔

اسلام کو عورت کا وہ کردار مطلوب ہے جو صبح نور کی امید دلاتا ہو یہ کردار گھر سے لے کر بازار تک، معشت کے میدان سے لے کر سیاسی راہ داریوں تک ادا کرسکتی ہیں۔ اسلام نے سماجی بہتری کے لیے باوقت ضرورت عورت کو شرعی حدود کے ساتھ اپنی

ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے منع نہیں کیا اسلامی معاشرے میں مرد وزن کے لیے میدان کھلا ہے اسکا ثبوت وہ دلائل اور اسلامی تعلیمات ہیں جو مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر سماجی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہیں۔

عورت کا دائرہ کار گھر جیسے ادارے سے ہی شروع ہو جاتا ہے لہذا اس کو بیک وقت اچھی ماں، بیوی اور بیٹی جیسے کردار ادا کرنے ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی اس سے بہت کچھ توقع کرتا ہے جس ک لیے اس کی مناسب تیاری ضروری ہے۔

> "معاشرے اور سماج کی خیر خواہی جس طرح مردوں پر لازم ہے بالکل ویسے ہی عورتوں پر بھی فرض ہے اس ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ جو بات ریاست کے مفاد کے خلاف ہو اس سے احتراز کرے اور جو بات ریاست کے لیے نافع ہو اس کو انجام دینے کی کوشش کرے۔۔۔ اگر ریاست کوئی خدمت اس کے سپرد کرتی ہے تو پوری راست بازی و دیانت کے ساتھ اسے خدا کی عبادت سمجھ کر انجام دے۔"[11]

اسی طرح ایک اور صلاحیت خیر کی طرف دعوت دینا ہے اس کو اسلام نے بعض جگہ فریضے کا نام دیا۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ﴾[12]

یہاں مرد اور عورت کی کوئی تفریق نہیں بلکہ عمومی طور پر دونوں کو حکم ہے۔ عورت ایک ایسی ہستی ہے جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے دعوت حق کا کام کرے تو معاشرے کی کایہ پلٹ سکتی ہے۔

اسلام میں عورت کا کردار صرف خاندان و گھر تک محدود نہیں بلکہ اپنی اہلیت کی بنیاد پر وہ ریاستی سطح پر بھی وہ یہ کردار ادا کر سکتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُوْلَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾[13]

> "اس آیت مبارکہ میں مرد و عورت دونوں کو ایک دوسرے کا مددگار ٹھہرایا گیا ہے، سماجی و معاشرتی دائرہ میں معروف کے قیام کے اور منکر کے خاتمے کے لیے، مذہبی دائرہ میں اقامت الصلوۃ اور اقتصادی دائرہ میں نظام زکوۃ کے لیے اور سیاسی دائرہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی اطاعت کے لیے، تاکہ ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکے۔"[14]

اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین مردوں کی طرح معاشرے کی برائیوں سے آگاہ ہوں گی تو وہ ان کے خاتمے کے لیے کام کر سکیں گی۔جب نیکی اور برائی کا تصور تعلیم کے ذریعے اس کے اندر آجائے گا تو وہ مالی،اخلاقی برائیوں سے دور رہے گی۔اسی وجہ سے جب اسلام معاشرتی برائیوں کے خاتمے کی بات کرتا ہے تو بعض جگہ عورت کو الگ سے مخاطب کرتا ہے مثلاً

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٞ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٞ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرٗا مِّنۡهُنَّۖ﴾[15]

یہاں عورتوں کو الگ مخاطب کر کر معاملے کی سنجیدگی کی طرف اشارہ کر دی ہے تاکہ وہ بھی معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے متحرک ہو جائیں اور تمسخر،غیبت،جاسوسی اور بدگمانی سے معاشرے کو پاک کیا جاسکے۔

جہالت نے عورت کی زندگی کو عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔پھر بچپن سے عورت کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ کہ اصل قابل قدر کام تو وہ ہیں،جو مرد انجام دیتے ہیں اس نظریے کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اسی صورت میں ہو گا جب معاشرہ اور آج کی عورت خود اس صورت حال کو بدلنے کے لیے کمر بستہ ہو گی۔

”مرد و عورت کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع ملنے چاہیے، تعلیم و تربیت، حقوق مدنیت، معاشی و تمدنی حقوق ان تمام چیزوں میں مساوات ضروری ہے۔جن قوموں نے اس قسم کی مساوات سے انکار کیا ہے ، جنہوں نے اپنی عورتوں کو جاہل،ناتربیت یافتہ، ذلیل اور حقوق مدنیت سے محروم رکھا ہے وہ خود پستی کے گھڑے میں گر گئی ہیں کیونکہ انسانیت کے پورے نصف حصہ کو گرا دینے کے معنی انسانیت کو گرا دینے کے ہیں۔“[16]

معیشت بھی سماج کا ایک اہم جزو ہے دور نبوی ﷺ میں خواتین کو معاشرتی معیار کو بہتر بنانے کے لیے معاشی خود مختاری عطا کر رکھی تھی اس وقت کی عورت کو کسب معاش کا حق حاصل تھا اور مکمل مواقع بھی فراہم کیے گے تھے۔

دور حاضر میں بھی عورت کی تمام تر صلاحیتوں اور سوچنے سمجھنے کی قوتوں میں مزید نکھار پیدا کرنے کی ضرورت ہے مردوں کو بھی خواتین پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں جائز آزادی ضرور دینا چاہیے تاکہ وہ ایک صحت مند ماحول میں رہ کر اپنی فطری اور ذہنی صلاحیتوں کو بھرپور اظہار کر سکیں اور انفرادی اور اجتماعی کردار نمایاں نظر آسکے گا کیونکہ ایسی خواتین اصل سماجی بہتری کی بنیاد رکھ سکتی ہیں۔

سماج کی بہتری کے لیے عورت کو اسلام نے اجازت دی ہے کہ وہ اپنی فکری صلاحیتوں کو پروان چڑھائے اور اپنی معلومات سے بھرپور انداز میں فائدہ اُٹھائے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی خواتین کی فکری و عملی اصلاح کے لیے کوششیں کیں، اس کی مثالیں ان کے ادوار میں کثرت سے دیکھی جاسکتی ہیں۔

سفارشات

* خواتین کو اعلیٰ تعلیم سے روشناس کروانے کی ضرورت ہے، اس عمل کو صرف چند شعبوں تک محدود رکھنے کی ضرورت نہیں رہنا چاہیے۔
* تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی فنی تربیت کا اہتمام بھی کیا جائے تا کہ وہ زیادہ بہتر انداز میں معاشرے میں اپنے کردار کو ادا کر سکیں۔
* خواتین کو معاشرتی بہتری کی جو ذمہ داریاں سونپی جائیں، ان پر ان کا محاسبہ ضرور کیا جائے اس سے نتائج زیادہ موثر ہوں گے۔
* سماجی معیارات میں بہتری اسی صورت ممکن ہے جب ہر کوئی اپنا فرض اور دوسرے کا حق پہچانے گا۔
* اُسوہ صحابیات رضی اللہ عنہن کے تناظر میں ایسے اصول و قوانین بنائے جائیں، جہاں پر عورت مکمل تحفظ کے ساتھ اپنے سماجی فرائض سر انجام دے سکے۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا مباحث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے دیگر افرادِ معاشرہ کی طرح خواتین کو بھی عزت، تکریم، وقار اور بنیادی حقوق کی ضمانت دینے کے ساتھ سماج کا ایک فعال حصہ بھی بناڈالا۔ اسلامی معاشرے میں خواتین اسلام کے عطا کردہ انہی حقوق کیے سبب سماجی، معاشرتی سیاسی اور انتظامی میدانوں میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے معاشرے کو ارتقاء کی اعلیٰ منازل کی طرف گامزن کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ مزید براں اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے اس کا صحیح فہم ولذت عطا کرتا ہے جو مغربی افکار کی تمام عیش و عشرت پر لعنت بھیجتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں اپنے مقام کو پہچانیں۔ اگر کل ماضی ان کی وجہ سے تابناک تھا تو ہمارا مستقبل بھی انہی کی وجہ سے درخشاں ہو گا۔ آج سماجی معیارات کی صالحیت اور بہتری کا انحصار اس پر ہے کہ ہر شخص اپنا کردار ادا کرئے اور خواتین بطور نصف آبادی سماج کے مرکزی دھارے میں اپنی صلاحیتوں سے معاشرے کو بہرہ مند کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1]البقرہ2:228

Al-Bakrah2:228

[2] Katzentein, peter,(1996) ,*The culture of national security: Norms and identity in world politics*, Columbia University Press.pg 54

[3] Lapinski, M.K,Rimal, R.N,(2005).*An explication of social norms, communication theory*,15(2) pg127-147

[4]عمری، سید جلال الدین، **عورت اسلامی معاشرے میں** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز)، 87

Umri,dlal ul Deen,Syed, *Urat Islami Muāshray Main* (Lahore: Islamic Publications), 87

[5]ابن سعد، **الطبقات الکبریٰ**(القاہرہ: مکتبہ الخانجی)، 625

Ibn-e-Saad, *Altabqāt ul kub***rā**(Alqahira: Maktaba al khānji),625

[6] طاہر القادری، ڈاکٹر **اسلام میں خواتین کے حقوق** بحوالہ المحلی از ابن حزم، (لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز)، 131

Ṭahir ul Qādrī, Dr, *Islam Main Khawatīn kī Haqooq*, Bahawalah Almahalā,(Tardaman ul Quran LHR),131

[7]**اسلام میں خواتین کے حقوق**، 116

Islam Main Khawatīn kī Haqooq,116

[8]الممتحنہ12:60

Al-Mumtahana12:60

[9]واقدی، محمد بن عمر بن واقد، **المغازی**، (بیروت، لبنان: نشر دانش اسلامی)، 1:249

Ūqdi,Muhmmad Bin Umar, Ūqid, *Al-Mughazi*,(Beīrūt: Nashr Danish-e-Islami),1:249

[10]ابو داود، امام، **سنن ابی داود**، (بیروت: المکتبہ العصریۃ س-ن) کتاب الخراج والامارۃ والفیء، باب مایلزم الامام من حق الرعیۃ ح2928

Abū Dāūd, Sulaīmān Bin Al-Ash'ath, *Sunan Abū Dāūd* (Beīrūt:Al-Maktaba Al-Aṣriyya, n.d.),

Ktab ul Kirād ul Amarah, Bāb mā yaldimu Emām min haq ul riyah2928

[11] اصلاحی، امین احسن، **اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام**(لاہور: فاران فاونڈیشن)، 111

Islāhi, Amin Ahsan, *Islami Muāshray main Urat ka Muqām*(LHR: Farān Foundation),111

[12]آل عمران3:110

Āl-e-Imrān3:110

[13]التوبہ 71:9

Al Tūba9:71

[14]**اسلام میں خواتین کے حقوق**،111

Islam Main Khawatīn kī Haqooq,131

[15]الحجرات،11:49

Al-Hudrāt,49:11

[16]مودودیؒ، مولانا، **تفہیم القرآن**(الاہور: دارہ ترجمان القرآن)،1/24

Mudúdi,Múlānā,*Tafheem ul Quran*,(LHR,Tardaman ul Quran)1/24